International Research Journal of Human Resource and Social Sciences
ISSN(O): (2349-4085) ISSN(P): (2394-4218)
Impact Factor 5.414 Volume 5, Issue 7, July 2018
Website- www.aarf.asia, Email : editoraarf@gmail.com

نام کتاب "حامد اکمل: جہات و جستجو" : ایک جائزہ

ڈاکٹر خالدہ بیگم

صدر شعبہ اُردو، گورنمنٹ ڈگری کالج گلبرگہ۔585104(کرناٹک)

"حامد اکمل: جہات و جستجو"ڈاکٹر غضنفر اقبال کی مرتب کی ہوئی ایک دستاویزی کتاب ہے۔جو نامور صحافی جناب حامد اکمل کی پچاس سالہ صحافتی وادبی خدمات پر ان کے لیے ایک سوغات ہے۔جو ان کے قریبی دوست،احباب، علم وادب اور صحافت کے میدان سے تعلق رکھنے والی نامور شخصیات، قدیم وجدید قلم کاروں کے حامد اکمل کی پُر خلوص شخصیت اور ان کی صحافتی ،شعری وادبی خدمات کے اعتراف میں لکھے گئے مضامین کی شکل میں ہے۔یہ معیاری مضامین بہ قول مرتب "اکمل شناسی کے وقار ووزن "میں اضافے کا باعث ہیں۔

اس کتاب میں حامد اکمل کے لکھے ہوئے مضامین، غزلیں اور نظمیں اور تجزیے بھی شامل ہیں۔کتاب کا انتساب گلبرگہ کے نام ہے :

اے میرے شہر گل و برگ ہوں سودائی تیرا

غنچہء نو کی طرح آج چٹکنے دے مجھے

اس کتاب کی مجلس ادارت میں صادق کرمانی اور ڈاکٹر بی بی رضا خاتون وابستہ ہیں۔’’شعاع آفتابی‘‘ کے عنوان سے مرتبِ کتاب ڈاکٹر غضنفر اقبال نے بہترین انداز میں حامد اکمل کی سیرت و شخصیت کے نقوش اور ان کی صحافتی اور ادبی خوبیوں کو اُجاگر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"چمکتی آنکھیں، تیکھے نقوش،اخلاق مند،اُصول پسند،بذلہ سنج حامد اکمل صرف ایک چہرے والے شخص ہیں۔انھوں نے عمر بھر صحافتی قدروں کو مخلصانہ روپ ورنگ دیا۔حامد اکمل کی خداداد نثر نگاری نے خیالات کی رعنائی اور ذکاوت فکر کو قیمتی سرمایہ بنادیا ہے۔"

حامد اکمل کے صاحبزادے شیخ شہباز احمد نے’’نقشِ حیات‘‘ کے عنوان سے سوانحی خاکہ ترتیب دیا ہے۔چار صفحات کے اس مضمون میں حامد اکمل کی زندگی کی بہترین تصویر کشی ملتی ہے:

''شیخ حاجی، پیدائش کے وقت، دادی جان کے نانا نے حامد نام رکھا لیکن حاجی کی عرفیت سے پکارے جانے کے سبب اسکول میں نام شیخ حاجی لکھوایا گیا۔ہائی اسکول کی تعلیم کے دوران حامد اکمل کے ادبی نام سے افسانے لکھنا شروع کیے۔''(ص:19)

اس طرح قاری کو حامد اکمل کے اصل نام سے واقفیت ہو گی۔کتاب میں شامل مضامین کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

"پیام عشق" عنوان کے تحت 19 ادبی شخصیات کے لکھے ہوئے خاکے اور مضامین ملتے ہیں۔مشہور مزاح نگار و خاکہ نگار مجتبیٰ حسین لکھتے ہیں :

"گلبر گہ میں صحافت کے دورِ جدید کا آغاز حکیم شاکر اور حامد اکمل کی کوششوں سے ہوا۔آج حامد اکمل قومی سطح کے صحافی کی حیثیت سے اپنی شناخت بنا چکے ہیں۔" (ص:27)

گلبرگہ کی مشہور ادبی شخصیت ڈاکٹر وہاب عندلیب صاحب حامد اکمل کے متعلق اس طرح اپنے تاثرات قلم بند کرتے ہیں :

"ابتدا افسانہ نگاری سے کی تھی مگر اب شاعری اور صحافت اس پر غالب آ گئے ہیں۔خوش گوئی اور خوش فکری اس میں بہ درجہ اتم موجود ہے۔" (ص:31)

"وہ دن دور نہیں جب کہ وہ اکمل ترین اوصاف سے بہرہ ور ہو کر ایک وسیع تر حلقہ کو اپنا''حامد''اور مداح بنالے۔"(ص:30)

وہ دن آ گیا ہے''حامد اکمل: جہات و جستجو''اس بات کا ثبوت ہے۔وہاب عندلیب صاحب کی قیافہ شناسی نے ماضی میں ہی ان کے مستقبل کی جھلک دیکھ لی تھی۔

احمد جلیس صاحب کے دلی جذبات ملاحظہ کیجیے :

"حامد اکمل کو دیکھ کر دل نے جیسے سر گوشی کی شاذ، قیسی، اور پھر غیاث متین، رؤف خیر اور حسن فرخ کی نسل کا ایک اور چراغ سر زمین دکن میں فروزاں ہے۔" (ص:35)

شمیم طارق نے حامد اکمل کو روشنی کا سفیر قرار دیتے ہوئے کہا ہے :

"حامد اکمل صاحب پاکیزگی اور روشنی کے مثل باقی ہیں اور باقی رہیں گے۔" (ص:38)

مشہور مزاح نگار و خاکہ نگار منظور وقار نے حامد اکمل کو ادب و صحافت کا ستون قرار دیتے ہوئے کہا ہے :

"اکمل صاحب صحافت کو کاروبار نہیں عبادت سمجھتے ہیں۔وہ ہوا کے بغیر زندہ رہ سکتے ہیں لیکن اخبار کے بغیر سکون کی سانس نہیں لے سکتے۔" (ص:56)

معروف ادبی شخصیت ڈاکٹر انیس صدیقی کے خیال میں حامد اکمل سراپا محبت اور اخلاص ہیں :

"مدح و قدح سے بے نیاز، خوش فہمی، خود فریبی اور خود پرستی جیسی علتوں سے دوری اور بناوٹ اور تصنع سے بیزاری حامد اکمل کی شخصیت کے عناصر ترکیبی ہیں۔" (ص:78)

سر زمین گلبرگہ کی ممتاز افسانہ نگار ڈاکٹر کوثر پروین نے''کون موضوع سخن ہے میرا'' میں نئے انداز میں لکھا ہے :

"اس حامد اکمل پر لکھوں جو صحافت کا ہر دلعزیز چہرہ ہے، جس نے دنیائے صحافت میں گلبرگہ کی شناخت بنائی، یا ان اداریوں کے خالق پر لکھوں یہ اداریے سلجھی ہوئی صحافت کے آئینہ دار ہیں۔" (ص:82)

کتاب کے باب "جلال جمال" میں اکیس مشہور شعرا کی جانب سے حامد اکمل کو منظوم خراج تحسین پیش کیا گیا ہے :

© Associated Asia Research Foundation (AARF)
A Monthly Double-Blind Peer Reviewed Refereed Open Access International e-Journal - Included in the International Serial Directories.

یاد آتا ہے جب بھی گلبر گہ

حامد اکمل کی یاد آتی ہے

(فضل گلبر گوی مرحوم، ص:115)

غزلوں کی لطافت ہیں حامد اکمل

نظموں کی حرارت ہیں حامد اکمل

افسانوں میں شاداب خیالی ان کے

توقیر صحافت ہیں حامد اکمل

(ڈاکٹر عاصم شاہ نواز شبلی (کولکتہ)، ص:129)

سنجیدگی مزاج میں سلجھا ہوا دماغ

گلبر گ کی زمین پہ روشن ہے یہ چراغ

(محمد کمال الدین شمیم (بیدر)، ص:138)

"آوازِ غیب" میں چھ انٹر ویو ملتے ہیں، جو ادب و صحافت کے موضوع پر حامد اکمل سے لیے گئے ہیں۔ڈاکٹر سید فاضل حسین پرویز حیدر آباد کو دیے گئے انٹر ویو میں حامد اکمل نے بتایا ہے، گودی میڈیا نے صحافت کی عزت خاک میں ملادی ہے۔انھوں نے جرات کے ساتھ یہ بتایا کہ اس کے لیے ضمیر فروش صحافیوں کے ساتھ بد طینت سیاست دان ذمہ دار ہیں۔ایسے لوگوں کو انھوں نے انسانیت کے لیے بھی خطرہ بتایا ہے۔

صادق کرمانی کے لیے ہوئے انٹر ویو سے حامد اکمل کی زندگی اور شخصیت کے کئی پہلوؤں سے آگاہی ہوتی ہے۔اس میں انھوں نے بتایا ان کی خواہش ہے کہ آخری سانس تک زبان وادب اور معاشرے کی خدمت کرتے رہیں گے۔اُردو کے مستقبل کے متعلق حامد اکمل کی رائے ہے کہ جب تک ہم اپنے بچوں کو ذریعہ تعلیم کی حیثیت سے اُردو میں تعلیم نہیں دلائیں گے، اس کی بقا ممکن نہیں ہے۔

ڈاکٹر غضنفر اقبال کو دیے ہوئے اپنے انٹر ویو میں حامد اکمل نے ادب کی تخلیق کے لیے کاغذ قلم کو ناگزیر قرار دیا ہے۔ان کے خیال میں طباعتی ذرائع ابلاغ کی اہمیت وافادیت کبھی ختم نہیں ہو گی۔

"ذوقِ نظر" کے عنوان سے 10 مختلف مشاہیر ادب کے خطوط شامل ہیں۔پروفیسر شمس الرحمن فاروقی کے خیال میں :

"حامد اکمل کی نظمیں، ان کی شاعری کی ایک بالکل ہی نئی منزل کا پتہ دیتی ہیں۔" (ص: 205)

ڈاکٹر اکرام باگ کا کہنا ہے کہ حامد اکمل کو "جدید نظم گو شعرا میں تجربہ پسندی کی وجہ سے امتیاز حاصل ہے۔ان کی نظمیں تخلیقیت اور کرافٹ کے امتزاج کا بہترین اظہار ہیں۔" (ص:206)

© Associated Asia Research Foundation (AARF)
A Monthly Double-Blind Peer Reviewed Refereed Open Access International e-Journal - Included in the International Serial Directories.

"ایجادِ معنی" میں 38 مضامین حامد اکمل کی شاعری کی خصوصیات کو منظر عام پر لاتے ہیں۔

پروفیسر عتیق اللہ نے حامد اکمل کو کئی رنگوں کا شاعر اور ان کی شاعری کو ان کے باطن کی آواز قرار دیا ہے۔

مشہور شاعر حمید الماس کے خیال میں حامد اکمل کی نظمیں، غزلیں انسان کی جذباتی وابستگی، فکری پیوستگی، زندہ متحرک اور مثبت اقدار کی لڑیاں ہیں جو ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔

"حامد اکمل کی شاعری میں جدید تراکیب، نئے استعارے اور نئی لفظیات ملتی ہیں۔" (ص:221)

پروفیسر مناظر عاشق ہرگانوی کی نظر میں حامد اکمل کی شاعری میں درد و غم کی آمیزش اور سماج کی دکھتی رگوں کو پکڑنے کی کوشش نمایاں ہے۔

نورالحسنین صاحب کو حامد اکمل کی شاعری میں تصوف مزاج رنگ واضح نظر آتا ہے:

ہیں جہاں ہوں، وہاں نہیں ہوں میں

سوچتا ہوں کہاں نہیں ہوں میں

ڈاکٹر رؤف خیر نے حامد اکمل کی شخصیت کو اس انداز میں پیش کیا ہے:

"قرطاس و قلم سے عبارت پیکر کا نام حامد اکمل ہے۔ یہ کوئی کاغذی پیکر نہیں بلکہ شوخی تحریر کا شناس نامہ ہے۔" (ص:233)

قمر جمالی کے خیال میں حامد اکمل بصری پیکروں کے شاعر ہیں۔

پروفیسر مجید بیدار نے حامد اکمل کی شاعری پر ایک طویل عمدہ مقالہ تحریر کیا ہے جس میں انھوں نے حامد اکمل کی غزلوں کی خصوصیات کو اس طرح اُجاگر کیا ہے:

"غزل کے اشعار میں حقیقت پسندی اور روحانیت کی جھلک حامد اکمل کی غزلوں کا خصوصی وصف ہے۔" (ص:254)

"ماہِ نو" عنوان کے تحت 8 مضامین حامد اکمل کی شاعری اور خصوصیت سے نظم نگاری کی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہیں۔

نامور افسانہ نگار و جدید شاعر پروفیسر حمید سہروردی نے حامد اکمل کو جہد اندر جہد کا شاعر بتایا ہے۔ ان کے خیال میں:

"حامد اکمل نے ٹھہر ٹھہر کر سوچ سوچ کر لکھا ہے۔" (ص:390)

"اُن کی شاعری میں روایت کی پاسداری اور توسیع کے ساتھ ساتھ روایت شکنی بھی موجود ہے۔" (ص:392)

حامد اکمل کی نظم نگاری پر ساجد حمید صاحب نے اس طرح اظہارِ خیال کیا ہے:

"درونِ خانہ، آسودگی، گریز اور تجدید ان نظموں میں اظہار کی دلکشی کے ساتھ نئی حسیات اور لطیف احساسات کی ایک نئی دنیا بسی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔" (405)

'ذکر و فکر" میں حامد اکمل کی تخلیقی و غیر تخلیقی نگارشات پر آٹھ علمی و ادبی شخصیات کے لکھے ہوئے مضامین ان کے فکر و فن کے مختلف گوشوں کو اُجاگر کرتے ہیں۔

© Associated Asia Research Foundation (AARF)
A Monthly Double-Blind Peer Reviewed Refereed Open Access International e-Journal - Included in the International Serial Directories.

پہلا مضمون مشہور قاری اور پروفیسر محمد عبدالحمید اکبر صاحب کا لکھا ہوا ہے، جس میں انھوں نے حامد اکمل کی تقدیسی شاعری کے متعلق اس طرح اپنے تاثرات قلم بند کیے ہیں :

"حامد اکمل کی تقدیسی شاعری میں شعری لوازم، بحور واوزان، محاورات کا رکھ رکھاؤ، بیان وبدیع کے علاوہ اللہ جل جلالہ، مصطفی جانِ رحمت ﷺ اور اولیائے ملتِ اسلامیہ سے محبت، عشق اور وارفتگی کا ایک صالح پیغام بھی ملتا ہے۔"

دورِ حاضر کے رباعی گو شاعر پروفیسر مقبول احمد مقبول، حامد اکمل کی رباعیات کے متعلق رقم طراز ہیں :

"لفظیات اور اسلوب بیان میں تازگی اور جدت نظر آتی ہے۔ تصوف کی طرف حامد اکمل کا میلان شروع سے رہا ہے۔ جس کا پرتوان کی رباعیات میں دکھائی دیتا ہے۔" (ص:442)

ڈاکٹر خالدہ بیگم کے خیال میں حامد اکمل صاحب کے تحریر کردہ مضامین اور مقالوں کے ذریعے سے :

"ان کی تنقیدی بصیرت، تحقیقی فکر و نظر، اسلوب نگارش اور وسعت مطالعہ کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔" (456)

ڈاکٹر اسماء تبسم نے حامد اکمل کی خاکہ نگاری کی خصوصیات کا جائزہ لیتے ہوئے لکھا ہے :

"کسی شخصیت کی ظاہری ہیئت کے برعکس ان کے درون کو، اوصاف کو حامد اکمل نے جابہ جا مفصل وضاحت سے اُجاگر کیا ہے اور انھیں جیسا پایا ویسا ہی پیش کر دیا ہے۔" (ص:463)

ڈاکٹر کوثر فاطمہ نے حامد اکمل کی تنظیمی و تہذیبی خدمات کا ذکر، ان کی گلبرگہ کی جن انجمنوں اور بزم اُردو سے وابستگی رہی اور ان کے فروغ میں ان کا جو فعال کردار رہا ہے اس کو بیان کرتے ہوئے انھیں خراج تحسین پیش کیا ہے۔

ڈاکٹر محمد اقبال جاوید کے خیال میں حامد اکمل کی تبصرہ نگاری میں غیر جانب داری اور توازن ملتا ہے۔

ڈاکٹر غضنفر اقبال نے حامد اکمل کی مقدمہ نگاری کے متعلق لکھا ہے :

"حامد اکمل نے اپنی روشن نظری اور روشن خیالی سے مقدمہ کو ''حرف اخلاص'' سے موسوم کیا ہے۔" (ص:475)

"حامد اکمل کے حرف اخلاص اور تاثرات میں فکر و خیال کی تازگی اپنائیت اور اخلاص کی خوشبو ہے۔" (ص:477)

"سیر فلک" میں گیارہ دانشوروں کے چند مضامین حامد اکمل کی اداریہ نگاری، کالم نگاری، کی خصوصیات کو اُجاگر کرتے ہیں اور کچھ مضامین "ایقان" اور "عالمی شمع" کے ذریعے سے حامد اکمل نے جس طرح صحافت، ادب اور فلم کے گوشوں کو اُبھارا ہے اور صحافت کے میدان میں انھوں نے قلم سے تلوار کا کام لے کر اپنے بے باک اور صداقت پسند صحافی ہونے کا ثبوت دیا ہے، ان کی ان صفات و خصوصیات سے قاری کو واقف کراتے ہیں۔ ڈاکٹر سید احمد قادری کے مطابق :

"حامد اکمل کے اداریوں کے مطالعہ کے بعد قاری جہاں ان کے دلچسپ اور موثر اسلوب سے متاثر اور متوجہ ہوتا ہے وہیں ان کے افکار و اظہار کی گہرائیوں میں ڈوبتا چلا جاتا ہے۔" (ص:482)

مشہور صحافی محمد اعظم شاہد حامد اکمل کی کالم نگاری کے متعلق اس طرح اظہار خیال کرتے ہیں :

"ریاست کرناٹک کے احوال پر حامد اکمل کا ہفتہ واری کالم کافی مقبول ہے۔ بڑی چست اور رواں نثر لکھتے ہیں حامد اکمل۔" (ص:488)

© Associated Asia Research Foundation (AARF)

مشہور مزاح نگار منظور وقار نے اپنے دلچسپ انداز میں عالمی شمع کے اولین شمارے کا تذکرہ اس طرح کیا ہے :

" 2004 میں جب "عالمی شمع" کا پہلا رنگا رنگ شمارہ منظر عام پر آیا تو لوگ حیرت سے آنکھیں مل مل کر دیکھنے لگے کہیں شمع کا دوسرا جنم تو نہیں ہوا۔ " (513)

"نگاہِ شوق" میں حامد اکمل کی مرتب کی ہوئی دو کتابوں "گلبرگہ میں شعر وادب" اور "ہاشم شناسی" پر گیارہ مضامین ملتے ہیں جن سے ان کتابوں کی افادیت واہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

پروفیسر اشرف رفیع کے خیال میں "گلبرگہ میں شعر وادب" حامد اکمل اور ڈاکٹر انیس صدیقی کا ایسا کارنامہ ہے جو گلبرگہ کی تاریخ، تہذیب اور ادب سے سروکار رکھنے والوں کے لیے دستاویزی اہمیت کی حامل کتاب ہے۔" (ص:522)

پروفیسر حبیب نثار نے اپنے مضمون میں بتایا ہے کہ حامد اکمل نے "ہاشم شناسی" مرتب وشائع کرتے ہوئے وقت کی اہم ضرورت کی تکمیل کی ہے۔" (552)

انھوں نے اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ ہاشم علی صاحب نے اپنی دو تحقیقی کتابوں پر جو دو مقدمے لکھے تھے تو ان مقدمات کو اگر اس کتاب میں شامل کیا جاتا تو دو اہم مضامین کی بازیافت ہو جاتی تھی۔

ڈاکٹر بی بی رضا خاتون کا "ہاشم شناسی" کے متعلق یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ "اسلاف کے کارناموں کو اگلی نسل تک پہنچانا ایک اخلاقی فریضہ ہے اس طرح آنے والی نسلیں ان چراغوں سے روشنی حاصل کر کے تحقیقی کاوشوں کو انجام دیں گی۔" (ص:573)

"آزادیٔ افکار" عنوان کے تحت حامد اکمل کی لکھی ہوئی تین نظمیوں اور ایک افسانے پر تجزیے ملتے ہیں۔

" نظم رات کے نام" پر پروفیسر خالد سعید مرحوم اپنے تجزیے میں کہتے ہیں کہ اول جو چیز اپنا اثر چھوڑتی ہے وہ ہے نظم کا آہنگ۔ لیکن اس کے علاوہ نظم کے اندر کچھ اور بھی ہے۔ " (ص:587)

رؤف صادق کے خیال میں "رات کے نام" ایک تجریدی نظم ہے جس میں رات ایک استعارے کی شکل میں نظم کا پورا احاطہ کرتی ہے۔" (ص:591)

"باباصاحب کے لیے ایک نظم " پر ڈاکٹر عظمت الحق اس طرح اظہار خیال کرتے ہیں :

"حامد اکمل نے اس نظم کے ذریعے عہد حاضر میں دلتوں پر ہونے والے ظلم وزیادتی کو اُجاگر کیا ہے۔اس نظم میں ان کا روحانی کرب سمٹ آیا ہے۔ " (ص:595)

"جلوہ ءحسن" میں حامد اکمل کی غزلوں، نظموں، یادوں، خاکوں، تبصروں، رپورتاژ کے جلوے بکھرے ہوئے ہیں۔

حامد اکمل صاحب کی شخصیت کی خوبی ہی ایسی ہے ہر ایک معتبر قلم کار نے ان کی ادبی وصحافتی خدمات کے مختلف گوشوں کو منظر عام پر لا کر ان سے اپنے خلوص کا ثبوت دے کر انھیں خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔

اکمل شناسی کے لیے "حامد اکمل: جہات وجستجو" ایک قاموس کا درجہ رکھتی ہے، جس کے لیے مرتبِ کتاب ڈاکٹر غضنفر اقبال مبارک باد کے مستحق ہیں۔

❖❖❖